بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف    مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 21 شمارہ نمبر 06۔ ماہ احسان 1395 ہجری شمسی بمطابق جون 2016ء

# قرآن کریم

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ. اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَھُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ.   (البقرۃ:۱۸۴۔۱۸۵)

ترجمہ: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔“ (ترجمہ از۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

# حدیثِ مبارکہ

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تمہارے پاس رمضان آیا ہے۔ یہ برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو کوئی اس رات کی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔“

(مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 11 مسند ابی ہریرۃ)

# اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ۔ یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ میں یہی اشارہ ہے اس میں شک وشبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے۔۔۔ خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی اور دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ ۶۰ سال جب گذرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے یہ ٹھیک کہا کہ پیری وصد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اُسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے بڑھاپے میں بھی صد ہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہونگی (اور فرمایا) فرقان کے بھی یہی معنے ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق وباطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔۔۔ **اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔۔۔۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔۔۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی میں کہتا ہوں درحقیقت یہی ایک ہتھیار ہے جواب بھی کارگر ہوگا۔** اور پہلے بھی قرن اول میں یہی ایک حربہ تھا جو خود حضور سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کے ہاتھ میں تھا۔ مبارکی اور صد ہزار مبارکی ہے اس قوم کو جو اس کے اختیار کرنے اور اسی یگانہ کتاب کو اپنا مایہ ایمان قرار دینے میں ذرا بھی تذبذب میں نہیں پڑی بڑے جوش اور خوشی سے آگے بڑھ کر اس فرقان اور نور کو لبیک کہا۔“

(الحکم جلد ۴، ۳۷ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۵۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۶۴۷۔۶۴۸)

## مشعلِ راہ

# رمضان کا مہینہ بندے کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"رمضان کا مہینہ بندے کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ مہینہ جہاں ہمیں ہماری عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلانے اور ان کی اصلاح کا بھی مہینہ ہے پس اس مہینے میں ہمیں اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی جگالی کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے ۔۔۔بغیر کسی جائز عذر کے روزے بھی نہیں چھوٹنے چاہئیں اور اسی طرح رمضان کا جو عبادت کا مقصد ہے وہ بہتریں رنگ میں پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح رمضان کے ساتھ قرآن کریم کا زیادہ پڑھنا بھی مسنون ہے اور جبرئیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کو خاص طور پر رمضان میں قرآن کریم کا دَور کرواتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ۔۔۔حدیث 6) پس خاص طور پر قرآن کریم کی تلاوت کیطرف ہمیں ہر ایک کو توجہ دینی چاہئے اور اس میں سے پھر احکامات کی تلاش کرکے ان کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔۔۔

پس اس ماحول میں جو رمضان کا مہینہ ہے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اگر ہمارے اندر نمازوں اور عبادت میں پہلے کوئی کمزوری تھی تو ہم اسے دور کرکے اس طرف اس نیت سے توجہ کریں کہ اس اہم حکم کو ہم نے باقاعدہ اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ صرف رمضان میں ہی اس حکم کو اپنے اوپر لاگو نہیں کرنا یا رمضان کے لئے ہی خاص مخصوص حکم نہیں ہے بلکہ ایک مومن کو تو ہمیشہ ہی یہی حکم ہے پس اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنا چاہئے کہ نماز اور عبادت اللہ تعالیٰ کے بنیادی حکموں میں سے حکم ہے۔ جس طرح آج کل ہم میں سے اکثر کو عبادتوں کی طرف اس لئے توجہ پیدا ہوئی ہے کہ رمضان کا مہینہ برکتوں کا مہینہ ہے اور دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے، اس لئے ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بنیں اور اس رمضان کے مہینے سے فائدہ اٹھالیں۔ اس بارے یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر ہمارے دل کی گہرائیوں تک ہے۔ وہ ہماری نیتوں کو جانتا ہے اور ہمارے اعمال کو ہماری نیتوں کے مطابق دیکھتا ہے تو پھر ہمیں اس نیت سے مسجدوں کی آبادی اور عبادت کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اس مہینے کی عبادتوں کو پھر زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ اگر تہجد کی عادت پڑ گئی یا دن کے نوافل ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گئی تو پھر اس عادت کو مستقل اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرۃ: 22) اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں ایک جگہ فرمایا کہ: "اے لوگو اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا" (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 340)

فرمایا کہ: "عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے اس سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے"۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 331۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

۔۔۔اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تاکہ تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا ہو۔ عبادت کا مقصد صرف خدا کو پہچاننا نہیں بلکہ تقویٰ پیدا کرکے اپنی روحانی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک حاصل کرنا ہے۔ اور جب صفات کا ادراک پیدا ہو تبھی ہر چیز اس کے مقابل پر ہیچ بن سکتی ہے یا ہوسکتی ہے۔ اب مثلاً اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ اپنے رب کی عبادت کرو۔ رب اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جو پرورش کرتی ہے، جو پیدا کرتی ہے اور پھر اس کو آہستہ آہستہ بڑھاتی ہے اسے ترقی دیتی ہے پس یہاں جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے رب کی عبادت کرو تو فرمایا کہ تمہاری ہر قسم کی مستقبل کی ترقیات تمہارے رب کے ساتھ منسلک ہیں۔ اسی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جب تم خاص ہو کر صرف اپنے رب کی عبادت کررہے ہوگے۔ تو جہاں صفت ربوبیت کے عمومی فیض سے دنیاوی اور مادی پرورش ہوری ہوگی وہاں تمہاری روحانی صلاحیتوں کی ترقی اور پرورش بھی ہورہی ہوگی۔ پس اس میں یہ بھی نصیحت ہے کہ اگر ہماری روحانی حالت میں ترقی نہیں ہے یا نہیں ہورہی تو ہم اپنی عبادتوں کا حق ادا نہیں کر رہے اور نتیجۃً اپنے رب کی روحانی پرورش کے فیض سے فیضیاب نہیں ہورہے۔ جب ہم اپنے رب کی عبادت کا حق ادا کرکے اس کی اس صفت سے روحانی لحاظ سے فیض پائیں گے تو تقویٰ میں بڑھیں گے اور جب تقویٰ میں بڑھیں گے تو پھر ہماری عبادتیں صرف رمضان تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ سارے سال اور ساری عمر پر محیط ہوں گی۔ پس اس سوچ کیساتھ ہمیں اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 24 جولائی تا 30 جولائی 2015۔ صفحہ 6)

## رپورٹ عربی ڈیسک۔ جماعت احمدیہ جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

☆ مورخہ 2 اور 3 اپریل بروز ہفتہ اور اتوار دو دن کے لئے مسجد عزیز Riedstadt میں عرب احمدیوں کا تربیتی اور تبلیغی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً ایک سو بیس (120) مرد و خواتین نے شرکت کی۔ جرمنی میں جماعت کی سرگرمیاں اور تربیتی امور کے علاوہ خلافت کا مقام اور اطاعت خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ اجتماع میں مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ و مشنری انچارج جرمنی کے علاوہ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام پروگرامز بہت کامیاب رہے۔ سیریا سے آنے والے احمدیوں کی ایک لمبے عرصہ کے بعد آپس میں ملاقات ہوئی۔ جس پر وہ بہت خوش تھے۔ بار بار اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔

دو تبلیغی مجالس سوال و جواب بھی منعقد ہوئیں۔ جن میں مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ نے شرکت کی۔ جس سے تمام مہمان اور احمدی احباب بہت خوش اور متاثر ہوئے۔ احمدیوں کے علاوہ تقریباً ساٹھ (60) کے قریب عرب مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ کافی دیر تک سوالات و جوابات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ چھ مہمانوں نے دوارنِ اجتماع اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ اب ہمارا کوئی سوال نہیں رہا پورے صدق دل سے حضرت امام مہدیؑ پر ایمان لاتے ہیں۔ آپ ہمیں بیعت فارمز مہیا کردیں ہم اپنے گھر والوں کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ اپنی فیملی کے ساتھ جماعت میں شامل ہوں گے۔ ان میں سے ایک دوست کہنے لگے کہ یقین تو مجھے پہلے بھی ہو چکا تھا مگر آج تو شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ میری بیٹی نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً تمام مہمانوں سے خاکسار کا ذاتی تعلق ہے۔ جماعت کے بہت قریب ہیں۔

☆ مورخہ 13 مارچ بروز اتوار Leipzich میں تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں پانچ عرب احمدیوں کے علاوہ چار مہمانوں نے شرکت کی۔ میٹنگ تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور دجال کے بارہ میں بحث ہوئی۔ ان میں سے ایک جماعتی عقائد سے کافی متاثر ہوئے اور مزید جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے احمدی عرب کا ان سے مسلسل رابطہ ہے۔

☆ مورخہ 19 مارچ بروز ہفتہ Hanover میں تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں تقریباً بارہ (12) مرد وخواتین نے شرکت کی۔ اس میٹنگ کا انتظام مکرم عماد رسلان اور مکرم امجد حوارنی صاحب نے کیا۔ مکرم ڈاکٹر رجب صفوان صاحب جو شام سے تشریف لائے ہیں وہ بھی شامل ہوئے۔

☆ دوران ماہ Hameln میں دو 2 تبلیغی میٹنگز منعقد ہوئیں جن میں 10 زیر تبلیغ مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میٹنگز کا اہتمام ہمارے دو احمدی عرب مکرم امجد حوارنی اور عماد رسلان صاحب نے کیا۔

☆ دوران ماہ تقریباً بیس (20) سے زائد سیرین پناہ گزینوں کو ضرورت کی اشیاء مہیا کی گئیں۔ سیریا سے آنے والے احمدیوں کی بھی بنیادی ضروریات کا خیال رکھا جارہا ہے اور ان سے فوراً رابطے اور قریبی مسجد یا نماز سینٹر تک رسائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مارچ میں ایک سیریا سے آنے والی نئی احمدی فیملی سے رابطہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جمعہ کے لئے تشریف لارہے ہیں. اور اجتماع میں بھی انہوں نے شرکت کی۔

(مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب۔ انچارج عربی ڈیسک جماعت جرمنی)

قسط اوّل

# رمضان المبارک کی اہمیت و برکات

(مکرم مبارک احمد تنویر صاحب ۔ مربی سلسلہ)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ۔

’’جس حکیم مطلق نے انسان کی جسمانی تربیت کے لئے بہت سے اسباب کا توسط پسند کیا۔ اور اپنی طرف سے بہت سے جسمانی موثرات پیدا کئے تا انسان کے جسم پر انواع واقسام کے طریقوں سے تاثیر ڈالیں۔ اسی وحدہ لاشریک نے جس کے کاموں میں وحدت اور تناسب ہے یہ بھی پسند کیا کہ انسان کی روحانی تربیت بھی اسی نظام اور طریق سے ہو جو کہ جسم کی تربیت میں اختیار کیا گیا تا دونوں نظام ظاہری و باطنی اور روحانی اور جسمانی اپنے تناسب اور یک رنگی کی وجہ سے صانع واحد مدبر بالارادہ پر دلالت کریں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5، حاشیہ صفحہ: 87-88)

اللہ تعالیٰ نے جیسے جسمانی نظام میں مختلف موسم رکھے ہیں تاکہ اپنی مختلف صفات کا اس کے ذریعہ اظہار فرمائے بالکل اسی طرح روحانی نظام میں بھی اس نے اس جدت کو فراموش نہیں کیا اور جیسے اس کا ظاہری نظام ہر خامی سے مبرا ہے اسی طرح اس کا عطا کردہ روحانی نظام بھی ہر جہت سے اکمل ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ۔ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ (ملک: 4)

ترجمہ: وہی ہے جس نے سات آسمانوں کو طبقہ در طبقہ پیدا کیا۔ تو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نھیں دیکھتا۔ پس نظر دوڑا۔ کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے؟ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا، تیری طرف نظر ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔

اہل بصیرت کو ان دونوں نظاموں میں خدا تعالیٰ کے حسن کے ہی مختلف جلوے نظر آتے ہیں جیسا کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے اپنے منظوم کلام میں فرمایا:

مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو، مجھے دیکھ روئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدا میں سن، کبھی دیکھ گل کے نکھار میں
میری ایک شان خزاں میں ہے، میری ایک شان بہار میں

(درعدن، صفحہ: 72، مطبوعہ فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان، 2002)

اس عالم میں موسم اندر کا ہو یا باہر کا اس میں اسی خالق کائنات کا ہی کوئی نہ کوئی جلوہ رونمائی کرتا ہے۔

ظاہری طور پر اثر انداز ہونے والے موسم چار ہیں سردی، گرمی، خزاں اور بہار۔ ہر موسم کے اپنے اثرات ہیں اور اس دنیا میں پائے جانے والے جاندار ان موسموں میں مختلف رنگ و روپ ظاہر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ایسے مقام پر ہوتے ہیں کہ موسم کوئی بھی ہو وہ سرسبز وشاداب رہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح روحانی نظام میں بھی ہمیں مختلف قسم کے انسان نظر آتے ہیں بعض ان میں سے ہر موسم کا ہی الگ الگ اثر قبول کرنے والے ہوتے ہیں اور بعض ایسے بلند مقام پر فائز ہو جاتے ہیں کہ موسم کوئی بھی ہو وہ اپنے پھول وپھل اپنے مالک کے اذن سے ہر آن دیتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اس حقیقت کا قرآن کریم میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (ابراھیم: 25)

ترجمہ: کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ایک کلمۃ طیبۃ کی ایک شجرۃ طیبۃ سے۔ اس کی جڑ مضبوطی سے پیوست ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔ وہ ہر گھڑی اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ انسانوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس کے مقابل وہ درخت اور پودے بھی ہیں جو خزاں میں تو ایسے نظر آتا ہے کہ بالکل بے جان ہوں اور کوئی بظاہر زندگی کے آثار ان پر نظر نہیں آتے۔ لیکن جب بہار کا موسم آتا ہے تو ان میں سے بعض سبز لباس زیب تن کر لیتے ہیں اور بعض پھولوں اور پھلوں سے لد جاتے ہیں۔ اور جو موسم بہار میں بھی اپنی زندگی کا اظہار نہ کر سکے تو اسے مردہ ہی قرار دیا جاتا ہے۔

بالکل یہی حال روحانی موسم بہار کا ہے جس کا دوسرا نام رمضان ہے۔ اس موسم میں بھی ہر مومن اپنے اپنے ظرف کے مطابق پتوں، پھولوں اور پھلوں سے لد جاتا ہے اور ایک عجیب سماں خدا تعالیٰ کی تجلیات کا ہر سو رنگ و بو سے سارے ماحول کو معطر کئے رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اس مضمون کو اپنے مقدس الفاظ میں کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

’’جو درخت خریف کے دنوں میں ٹنڈ ہو جاتے ہیں اور کوئی پھل پھول اور پتا ان کا نظر نہیں آتا بلکہ نری خشک لکڑیاں نظر آتی ہیں انہیں دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پھلدار درخت ہے۔ لیکن جب ربیع کا موسم شروع ہوتا ہے اور خزاں کا دور ختم ہو جاتا ہے تو پھلدار درختوں کی شان ہی الگ ہوتی ہے۔ ان میں پھل پھول شروع ہو جاتے ہیں جیسے یہ خریف اور ربیع کا دور جسمانی رنگ میں ہے اسی طرح پر روحانی طور پر دین میں بھی خریف اور ربیع کے دو سلسلے ہوتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ: 118، ایڈیشن 2003ء)

خالق کائنات اس موسم بہار کی اہمیت بیان کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔:

”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۔ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔۔۔“

۔(سورۃ البقرۃ: 184 تا 187)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

حضرت مصلح موعودؓ اس ماہ کی اہمیت کے پیش نظر احباب جماعت کو فرماتے ہیں۔

’’میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ جہاں تک ہو سکے اس بابرکت مہینہ کے فیوض سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ میرے نزدیک قرآن کریم کی یہ آیت کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ۔ اس مہینہ کی برکات اور اس کے فیوض کو ایسا واضح کرتی ہے کہ انسان کے دل میں اس کی اہمیت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ جس مہینہ کا اللہ تعالیٰ نے اس بات کے لئے انتخاب فرمایا ہو کہ ابتدائے قرآن اس میں نازل ہو اور جس میں جبریل اس وقت کے نازل شدہ قرآن کو ہمیشہ دہراتے رہتے ہوں۔ اس مہینہ کے بارہ میں مومنوں کے دلوں میں جتنا جوش پیدا ہو اور جتنی قرآن کریم کی تلاوت اس مہینہ میں کی جائے کم ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ فعل اور جبریل کا نزول اور رسول کریم ﷺ کا اس کے ساتھ تلاوت فرمانا بتلاتا ہے کہ رمضان کا تعلق صرف روزوں سے ہی نہیں بلکہ قرآن کی تلاوت، اس پر غور وخوض اور اس کے معانی پر تدبر کرنا بھی روزوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے ضروری امور میں سے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 ستمبر 1941ء بحوالہ خطبات محمود جلد 22، صفحہ: 468)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس روحانی موسم بہار کے تعلق سے احمدیوں کی خوش قسمتی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا۔ آپؑ نے بار بار جماعت کے افراد کو تقویٰ پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ پھر ایسا روحانی نظام اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا جو تقویٰ کے بیج کو قائم رکھنے کے لئے توجہ دلاتا رہتا ہے۔ پھر رمضان کا مہینہ ہر سال میں اس بیج کے پنپنے کے لئے، پنپنے کے سامان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرما دیا اور پھر ہمیں اس بیج کے نشو ونما کے طریق بتائے اسے پھلدار بنانے کی خوشخبری بھی دے دی۔۔۔‘‘

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ مورخہ 19 جون 2015)

اس مضمون میں کوشش ہوگی کہ اس موسم بہار سے سب سے زیادہ لطف اندوز ہونے والے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور وہ جوان کے رنگ میں رنگین ہیں ان کے الفاظ میں ہی اس روحانی بہار کا ذکر کیا جائے۔

## آمد بہار

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس روحانی بہار کی آمد پر اپنے صحابہؓ کو عجیب طور پر تیار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک عجیب تڑپ نظر آتی ہے کہ میرے صحابہ خدا تعالیٰ کی اس عطا کردہ بہار میں ہر طرح کے پھول وپھل اور میووں سے لد جائیں۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری روز آنحضرت ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’اے لوگو! ایک عظیم مہینہ آ گیا ہے۔ ایک ایسا مہینہ جو بہت مبارک ہے۔ اس میں ایک ایسی رات بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے دنوں میں روزہ کو فرض اور اس کی راتوں کے قیام کو طوعی نیکی قرار دیا ہے۔ اس مہینے میں جس نے عام نیکی کے ذریعہ قرب پانے کی کوشش کی تو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہو گی جو دوسرے مہینوں میں کوئی فرض ادا کرتا ہے۔ اور جو کوئی اس مہینے میں ایک فرض ادا کرے گا تو اس کا اجر عام دنوں کی ستر نیکیوں کے برابر ہو گا۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ باہمی ہمدردی اور دلداری کا مہینہ ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت اور اضافہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہو جاتی ہے اور اسے روزہ دار کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اگرچہ روزہ دار کے اجر میں اس سے کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق کہاں کہ وہ روزہ دار کی افطاری کا حق ادا کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا یہ اجر تو اس شخص کو بھی ملتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ پر یا ایک کھجور یا صرف پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلواتا ہے۔ البتہ جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا تو

Vol. 21 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 06

Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ وہ جنت میں جانے تک پیاس محسوس نہیں کرے گا۔‘‘

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، الجزالرابع، کتاب الصوم صفحہ:397، 398 مطبوعہ دارلکتب العلمیہ بیروت سن 2001ء)

## روحانی موسم بہار کی تیاریاں آسمان پر

اس مقدس ماہ کی اہمیت اور برکات بیان کرتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس تیاری کا بھی ذکر فرماتے ہیں جو آسمان پر اس مبارک ماہ کے لیے کی جاتی ہے۔

عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ قَالَ: اِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ مِنَ الْحَوْلِ اِلَى الْحَوْلِ لِشَهْرِ رَمَضَانَ فَاِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي هَذَا الشَّهْرِ اَزْوَاجًا۔ (شعب الإيمان للبيهقي)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماہ رمضان کے استقبال کے لئے یقیناً سارا سال جنت سجائی جاتی ہے اور جب رمضان آتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ یا اللہ! اس مہینے میں اپنے بندوں کو میرے لئے خاص کردے۔‘‘

ایک طرف تو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے ماننے والوں کو اس موسم بہار میں اپنے محبوب خدا کے حسن کے جلووں کا ذکر کرکے اس کی آمد کے لئے خوب تیاری اور اس سے مالا مال ہونے کے لئے وعظ و نصیحت کرتے نظر آتے ہیں تو دوسری جانب خود اس موسم بہار کی آمد پر جو آپ کا حال تھا اس کا اندازہ درج ذیل حدیث سے کسی حد تک ہوتا ہے۔

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ- عَلَيْهِ السَّلاَمُ- يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ- عَلَيْهِ السَّلاَمُ- كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

(صحيح البخارى، كتاب الصوم، بَابُ أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نیکی میں سب لوگوں سے اجود تھے اور یہ آپ ﷺ کی شان جود رمضان میں اپنے عروج پر ہوتی جب حضرت جبرائیلؑ آپ ﷺ سے ملتے۔ اور حضرت جبرائیلؑ رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے۔ یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔ نبی کریم ﷺ قرآن کریم کا دور کرتے۔ جب حضرت جبرائیلؑ آپ ﷺ سے ملتے تو آپ ﷺ نیکی میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ جواد ہو جاتے۔

اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ کی نسبت جو لفظ ’’اجود‘‘ استعمال ہوا ہے اس لفظ کے متعلق کچھ جاننے سے اس حدیث میں حسن محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک عجیب شان نظر آتی ہے۔ عربی زبان میں مال کے عطا کرنے کے لئے کئی الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ انفاق، عطاء، کرم وغیرہ لیکن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے اس حدیث میں الفاظ ’’اجود الناس بالخیر‘‘ استعمال ہوئے ہیں۔

ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ کی صفت ’’جواد‘‘ کا ذکر کچھ اس طرح ہے کہ:

عَنْ طَلْحَةَ بِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ۔۔۔" (شعب الايمان للبيهقى)

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبیداللہ بن کریزؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ جو صاحب عزت وجلال ہے وہ ’’جواد‘‘ ہے اور ’’جود‘‘ سے محبت کرتا ہے۔۔۔

لغت میں لفظ ’’جود‘‘ کے بارے میں لکھا ہے۔

1۔ ہر وہ چیز دوسروں کو عطا کرنا جس سے وہ فائدہ اٹھا سکیں، اور وہ ان کی ضرورت کے مطابق ہو۔

2۔ دوسرا وہ ضرورت کی اشیاء ان کے سوال کے بغیر ان کو عطا کرنا اور ان سے کسی طرح کے بدلہ کی امید نہ رکھنا۔ (المعجم الوسیط)

اس مفہوم کو سامنے رکھیں تو مطلب یہ ہوا کہ ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے اپنی، جان، مال و دولت، وقت، عزت، آرام وسکون کی قربانی کرنے والوں کے آپ ﷺ سردار تھے اور اپنی ہر خداداد صلاحیت کو مخلوق کی خاطر جس ادا سے قربان کرتے چلے جاتے کہ اس کی مثال نہ مل سکی نہ مل سکتی ہے۔ لیکن رمضان میں جو روحانیت کا موسم بہار ہے اس میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے محبوب خدا کی طرح جیسے وہ اپنی مخلوق کو اپنے قرب سے، اپنی محبت سے، اپنی مغفرت سے، اپنی رحمت سے نوازنے کے لئے اپنا دربار ایک نئے انداز سے سجاتا ہے اور اپنی جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اور اپنی طرف آنے والوں کے راستہ میں بیٹھ کر روکنے والوں کو جکڑ دیتا ہے اسی طرح آپ ﷺ بھی اپنے صفت ’’جود‘‘ کو ایک نیا رنگ عطا فرماتے اور ہر خیر میں تیز آندھی کا روپ دھار لیتے۔ عام ہوا تو آپ ﷺ کی اس صفت کی پورا سال ہی چلتی رہتی۔ اور عام ہوا جب چلے تو بعض اوقات راستہ میں آنے والی بعض رکاوٹیں اس ہوا کی نعمت سے بعض کو محروم بھی کر دیا کرتی ہیں۔ لیکن جب وہی ہوا ایک تیز آندھی کا روپ دھار لے تو پھر ہر رکاوٹ کو عبور کرتے ہوئے وہ اپنی ذات سے ہر مقام نشیب وفراز والے کو نوازتی ہے۔ یہی حال ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا رمضان میں ہوتا کہ آپ اپنی قربانیوں کو معراج عطا فرماتے۔ ان قربانیوں کا تعلق خالق سے ہو یا مخلوق سے۔

آپ ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ’’آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے‘‘۔ (تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲،۰۲)

## روزہ دار کے لئے کس طرح خدا تعالیٰ اپنے نظام کو اس کی بخشش کیلئے متحرک کردیتا ہے

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’جب کوئی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے پہلے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر روز ماہ رمضان میں ہوتا ہے اور ہر روز اس کے لئے ستّر ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعائیں صبح کی نماز سے لے کر ان کے پردوں میں چھپنے تک کرتے ہیں‘‘۔

(کنز العمال۔ کتاب الصوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مبارک ماہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔ (بقرہ: 186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰن (بقرہ:186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ: 561، 562، ایڈیشن 2003ء)

آپؑ رمضان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی طاقتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ: 102، ایڈیشن 2003ء)

## ’’هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ‘‘

رمضان کے لمحات کی کیا قدر و قیمت ہے اس کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی ہو جاتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کو بھی آگے تین حصوں میں تقسیم فرما دیا: ’’وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔۔۔‘‘

(شعب الایمان للبیہقی جلد 5 صفحہ 223 کتاب الصیام باب فضائل شہر رمضان حدیث نمبر 3336)۔

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث رسول ﷺ کی بڑی ہی پر معارف تفسیر گزشتہ رمضان میں اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 2015ء کو بیان فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’پس یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہ موقع نصیب فرمایا۔ لیکن ایک مومن جس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف بھرا ہوا ہے، وہ صرف اس بات پر خوش نہیں ہوسکتا کہ یہ دن یا عشرے جو اللہ تعالیٰ نے میسر فرمائے میری نجات کا سامان بن گئے۔ یہ دن بیشک رحمت مغفرت اور جہنم سے نجات کے دن ہیں لیکن کیا ہم نے ان دنوں کے فیض سے فیض بھی پایا ہے؟ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات اور ارشادات بغیر کسی شرط کے نہیں ہوا کرتے۔ ان کے ساتھ بعض شرائط ہوتی ہیں۔ پس ان دنوں کی رحمت سے فیض پانے کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں اور ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے حصہ لینے کی بھی کچھ شرائط ہیں اور جہنم سے نجات کے لئے بھی کچھ شرائط کا پابند ہونا ضروری ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ مورخہ 10 جولائی 2015ء، الفضل انٹرنیشنل 31 جولائی تا 6، اگست 2015)